العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة
75
حدائق بخشش
حسام الحرمین
کنز الایمان
اعلیحضرت امام احمد رضا کا ۷۵ واں سالانہ عرس ۲۵ صفر ۱۴۱۵ھ ۔ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۵

۷۸۶/۹۲

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

جلد یازدہم

مصنفہ
مجدد دین وملت
اعلحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض
تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلحضرت
حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر
رضا اکیڈمی بمبئی
۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ، بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ——— ۷۵

نام کتاب ——— العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد یازدہم

تصنیف لطیف ——— سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ

سنِ طباعت ——— ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء

ناشر ——— رضا اکیڈمی بمبئی ۳

مطبوعہ ——— رضا آفسیٹ بمبئی ۳

سول ایجنٹ

نیو سلور بک ایجنسی

۱۴، محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

ٹیلیفون: ۳۷۱۸۹۷۰ / ۳۷۱۵۸۶۸

Rs. 140/-

کو بھی اختیار نہیں اگرچہ وہ اپنی رائے میں کتاب وسنت سے اوسکا خلاف پاتا ہو یقیناً سمجھا جائے گا کہ یا فہم کی خطا ہے یا یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اگرچہ مجتہد کو اوسکا ناسخ نہ معلوم ہو یوں ہی اجماع امت تو شئ عظیم ہے سواد اعظم یعنی اہلسنت کا کسی مسئلہ عقائد پر اتفاق یہاں اقوی الادلہ ہے کتاب وسنت سے اسکا خلاف سمجھ میں آئے تو فہم کی غلطی ہے حق سواد اعظم کیساتھ ہے اور ایک معنی پر یہاں اقوی الادلہ عقل ہے کہ اور دلائل کی حجیت بھی اوسی سے ظاہر ہوئی ہے مگر محال ہے کہ سواد اعظم کا اتفاق کسی برہان صحیح عقلی کے خلاف ہو یہ گنتی کے جملے ہیں مگر بحمدہ تعالی بہت نافع وسودمند فعضوا علیہا بالنواجذ واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ ۔ از شہر محلہ کنبوہ کوٹھی حامد حسین خانصاحب رئیس۔ مسئولہ شمشاد علی خانصاحب ۲۶ رجب ۱۳۳۶ھ

صحیح مسلم و دیگر صحاح میں بہ الفاظ مختلفہ و اتحاد مطلب یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر اسلام ہمیشہ رہے گا اور اوس میں بارہ خلیفہ ہوں گے دریافت طلب یہ ہے کہ اون بارہ کے اسماء مبارک کیا ہیں۔

(۲) وہ خلفائے دوازدہ گانہ کل کے کل اخیار ہوں گے یا کہ بعض اچھے اور بعض برے اور اگر کہا جائے کہ سب اون میں اچھے نہ تھے بلکہ کچھ ایسے بھی تھے جو کہ خیر الناس نہیں کہے جا سکتے۔ یہ تفصیل حضور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمائی ہے یا دیگر علمائے نے (۳) وہ بارہ خلفاء زیب دہ مسند خلافت ہو چکے یا کہ ابھی کچھ باقی ہیں (۴)، چونکہ احادیث متعلقہ خلفاء اثنی عشر میں یہ مسئلہ وارد ہوا ہے کہ اسلام ختم نہ ہوگا تاوقتیکہ بارہ خلفاء پورے نہ ہولیں اگر خلفاء دنیا میں رونق افزائے عالم ہو کر اپنی تعداد کو پوری کر چکے ہیں تو اب حسب مفاد حدیث اسلام و اسلامیان دنیا میں باقی ہیں یا کیا (۵) شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کہ صفحہ (۸۲) یا کسی دوسرے صفحہ پر بارہ خلفاء کے جو نام ظاہر کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا غلط۔

الجواب ۔ اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اوتنی یقیناً حق ہے اور جسقدر ذکر نہ فرمائیں اوسکی طرف یقین کی راہ نہیں کہ غیب بے خدا و رسول کے بتائے معلوم نہیں ہو سکتا لہذا اس حدیث کے معنی میں زمانہ تابعین سے اشتباہ رہا مہلب نے فرمایا لم الق احدا یقطع فی ھذا الحدیث بمعنی میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا وقد یحتمل وجوھا اخر واللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعنی اسکے سوا حدیث

میں اور احتمال بھی نکل سکتے ہیں اور اللہ اپنے نبی کی مراد خوب جانے جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم امام ابن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں قد اطلت البحث عن معنی ھذا الحدیث وتطلبت مظانہ وسألت عنہ فلم اقع علی المقصود بہ۔ میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے مگر مراد متعین نہ ہوئی اقول کیونکر کہ جس غیب کی اللہ ورسول تفصیل نہ فرمائیں اوسکی تفصیل قطعًا کیونکر معلوم ہو ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جو جو نشان اون بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہیں اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی احادیث باب میں اونکے نشان یہ ہیں (۱) کلھم من قریش سب قریشی ہوں گے رواہ الشیخان (۲) وہ سب بادشاہ و والیان ملک ہوں گے صحیح مسلم میں ہے لایزال امر الناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش۔ مسند امام احمد وبزاز وصحیح مستدرک میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے بسند حسن ہے انہ سئل کم یملک ھذہ الامۃ من خلیفۃ فقال سألنا عنھا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اثنا عشر کعدۃ نقباء بنی اسرائیل (۳) اون کے زمانے میں اسلام قوی ہوگا صحیح مسلم میں ہے لایزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش (۴) اونکا زمانہ زمانۂ صلاح ہوگا بزار وطبرانی وابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لایزال امر امتی صالحا (۵) اون پر اجماع امت ہوگا یعنی اہل حل وعقد اونھیں والی ملک وخلیفہ صدق مانیں گے سنن ابی داؤد میں ہے لایزال ھذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم تجتمع علیہ الامۃ (۶-۷) وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے اون میں سے دو اہلبیت رسالت سے ہوں گے۔ استاذ امام بخاری ومسلم مسدد کی مسند کبیر میں ابوالجلد سے ہے انہ لاتھلک ھذہ الامۃ حتی یکون منھا اثنا عشر خلیفۃ کلھم یعمل بالھدی ودین الحق منھم رجلان من اھل بیت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک دو طرق کو دیکھکر کوئی احتمال نکال دیا جیسے ابوالحسین بن منادی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے یعنی اقصی الاختلاف یہ فقط اوس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا اور الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امر امت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟ اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور اون میں یزید پلید علیہ ما علیہ کو بھی گنا دیا حالانکہ اوس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق یہ احادیث دیکھکر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں اور حق یہ

کہ اوس خبیث پر اجماع اہل حل وعقد کب ہوا ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔ اہل مدینہ نے اوس پر خروج کیا عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملٰئکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجلا ینکح امھات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ۔ خدا کی قسم ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جبتک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبرو ریزی کرے اور شراب پیئے اور تارک الصلاۃ ہو غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب بلافصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ ان میں سے آٹھ گزر گئے صدیق اکبر فاروق اعظم عثمان غنی۔ علی مرتضیٰ حسن مجتبیٰ۔ امیر معٰویہ عبداللہ بن زبیر عمر بن عبدالعزیز اور ایک یقیناً آنے والے ہیں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین باقی تین کی تعیین اللہ ورسول کے علم میں ہے عجب عجب ہزار عجب کہ ان میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صحابی ابن صحابی ہیں امام عادل ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں احد العشرۃ المبشرہ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگائے نسأل اللہ العفو والعافیۃ عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام مجتبیٰ کو نہ گنا کہ ان کی خلافت کا زمانہ قلیل تھا اور ولید کو گنا جس نے قرآن عظیم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھید ڈالا ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا سے رائے ہے عصمت انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔ نسأل العفو والعافیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۔ مرسلہ موضع بھوبت پور ڈاکخانہ اترادوں ضلع الہ آباد سائل امیر اللہ قصاب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم صاحب قیام محفل میلاد شریف کو منع کرتے ہیں جو کہ ہر وقت ذکر ولادت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اسکا ثبوت کہیں نہیں ہے ونیز یہ بھی کہتے ہیں کہ نام جب آتا ہے تو لوگ انگوٹھا چومتے ہیں اسکا بھی کہیں ثبوت نہیں یہ سب بیجا ہے اور گناہ ہے ایسے عالم کیلئے کیا حکم ہے اور ان سے مرید ہونا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور یہ امور مذکورہ یعنی قیام اور بوسہ دینا انگوٹھے کا بروقت نام پاک آنے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کیا اسکا کہیں ثبوت ہے امید کہ قرآن وحدیث سے اسکا ثبوت دیا جاوے یہاں پر سخت جھگڑا اسکی بابت ہے لہذا جواب جلد مرحمت ہو۔

الجواب ایسا شخص عالم نہیں ہوسکتا جسے اتنی تمیز نہ ہو کہ منع کرنے اور گناہ کہنے